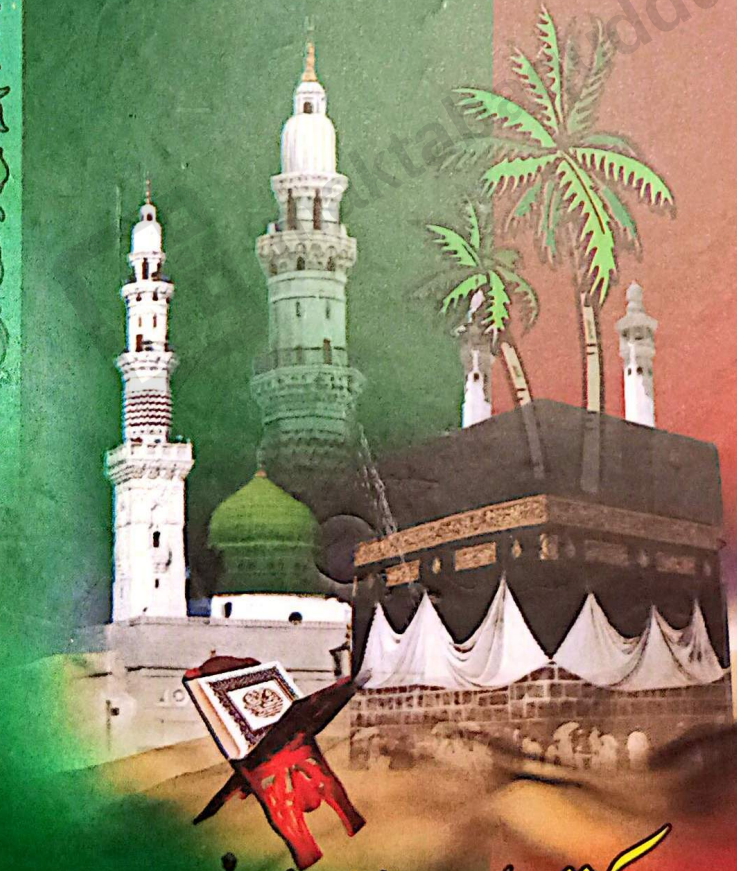
اُردو زبان میں سرورِ عالم ﷺ کی سیرت پر جامع ترین کتاب

سیرۃ النبی ﷺ

مؤلف

علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ



مکتبہ رحمانیہ

MAKTABA-E-REHMANIA

اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار لاہور

۵-۶-۷

CamScanner

اُردو زبان میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر

جامع ترین کتاب

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جلد پنجم

مؤلف

علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

MANTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

maktabaqudusia.com

فہرست عنوانات

مضامین	صفحہ
دیباچہ	۷
عمل صالح	۱۰
ایمان کے بعد عمل صالح کی اہمیت	//
اعمال صالحہ کی قسمیں	۱۴
عبادات	۱۵
اسلام اور عبادات	//
صرف ایک خدا کی عبادت	۱۹
خارجی رسوم کا وجود نہیں	۲۰
درمیانی آدمی کی ضرورت نہیں	//
خارجی کشش کی کوئی چیز نہیں	//
مکان کی قید نہیں	۲۱
انسانی قربانی کی ممانعت	۲۲
حیوانی قربانی میں اصلاح	//
مشرکانہ قربانیوں کی ممانعت	۲۳
تجرد ترک لذائذ ریاضات اور تکالیف شاقہ عبادت نہیں	۲۴
عزلت نشینی اور قطع علائق عبادت نہیں	۲۹
اسلام میں عبادت کا وسیع مفہوم	۳۰
نماز	۳۸
اسلام میں نماز کا مرتبہ	۴۴
نماز کی حقیقت	۴۵
نماز کی روحانی غرض وغایت	۴۷
نماز کے لیے کچھ آداب وشرائط کی ضرورت	۴۹
ذکر ودعا وتسبیح کے دو طریقے	۵۰
نماز متحدہ طریق عبادت کا نام ہے	۵۱
نماز میں نظام وحدت کا اصول	//
نماز میں جسمانی حرکات	۵۲
ارکان نماز	۵۳
قیام	۵۴
رکوع	//
سجدہ	//
نماز تمام جسمانی احکام عبادت کا مجموعہ ہے	۵۸
نماز کی دعا	//
اس دعائے محمدی ﷺ کا موازنہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں سے	۶۱
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نماز کی دعا	//
زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز کی دعا	۶۲
انجیل میں نماز کی دعا	//
نماز کے لیے تعین اوقات کی ضرورت	۶۳
نماز کے اوقات دوسرے مذہبوں میں	۶۴
نماز کے لیے مناسب فطری اوقات	۶۶
اسلامی اوقات نماز میں ایک نکتہ	//
اسلام میں طریق واوقات نماز	۶۷
نمازوں کی پابندی ونگرانی	۶۸
نماز کے اوقات مقرر ہیں	//
وہ اوقات کیا ہیں؟	۶۹

maktabaquraishia.com

اوقات کی تکمیل	۷۲
نمازوں کے اوقات کی تدریجی تکمیل	//
ایک نکتہ	۷۵
جمع بین الصلوٰتین	//
اوقات پنجگانہ اور آیت اسراء	۷۶
دلوک کی تحقیق	۷۷
اوقات نماز کا ایک اور راز	۷۹
اوقات پنجگانہ کی ایک اور آیت	//
اطراف النہار کی تحقیق	۸۰
ایک اور طریقہ ثبوت	//
نماز پنجگانہ احادیث وسنت میں	۸۱
تہجد اب نفل ہوگئی، لیکن کیوں؟	۸۳
قبلہ	۸۴
رکعتوں کی تعداد	۸۹
نماز کے آداب باطنی	۹۱
اقامت صلوٰۃ	//
قنوت	۹۲
خشوع	//
تبتل	//
تضرع	۹۳
اخلاص	//
ذکر	//
فہم وتدبر	//
نماز کے اخلاقی تمدنی اور معاشرتی فائدے	۹۷
۱۔ ستر پوشی	//
۲۔ طہارت	۹۸
۳۔ جسم کی صفائی	۹۹
۴۔ پابندیٔ وقت	۹۹
۵۔ صبح خیزی	۱۰۰
۶۔ خدا کا خوف	//
۷۔ ہشیاری	۱۰۱
۸۔ مسلمان کا امتیازی نشان	//
۹۔ عمل کی طاقت	۱۰۲
۱۰۔ صف بندی	//
۱۱۔ اصلاح اخلاق	۱۰۳
۱۲۔ الفت ومحبت	//
۱۳۔ غم خواری	//
۱۴۔ اجتماعیت	۱۰۴
۱۵۔ کاموں کا تنوع	//
۱۶۔ تربیت	۱۰۵
۱۷۔ نظم جماعت	//
۱۸۔ مساوات	//
۱۹۔ اطاعت	۱۰۶
۲۰۔ معیار فضیلت	//
۲۱۔ روزانہ کی مجلس عمومی	//
عرب کی روحانی کایا پلٹ	۱۰۷
زکوٰۃ	۱۱۲
زکوٰۃ کی حقیقت اور مفہوم	//
زکوٰۃ گذشتہ مذاہب میں	//
اسلام کی اس راہ میں تکمیل	۱۱۴
اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت	//
زکوٰۃ کا آغاز اور تدریجی تکمیل	۱۱۶
زکوٰۃ کی مدت کی تعیین	۱۱۹
زکوٰۃ کی مقدار	۱۲۰

maktabaquddusia.com

نکتہ ۱۲۱
جانوروں پر زکوٰۃ ۱۲۳
نصاب مال کی تعیین ۱۲۴
زکوٰۃ کے مصارف اور ان میں اصلاحات ۱۲۵
ضرورت مندوں میں ترجیح ۱۲۸
اسلام میں زکوٰۃ کے مصارف ہشتگانہ ۱۲۹
مسکینوں فقیروں اور معذوروں کی امداد ۱۳۰
غلامی کا انسداد ..... //
مسافر ۱۳۱
جماعتی کاموں کے اخراجات کی صورت ۱۳۲
زکوٰۃ کے مقاصد فوائد اور اصلاحات ..... //
تزکیۂ نفس ..... //
باہمی اعانت کی عملی تدبیر ۱۳۴
دولت مندی کی بیماریوں کا علاج ۱۳۶
اشتراکیت کا علاج ۱۴۱
اقتصادی اور تجارتی فائدے ۱۴۲
فقراء کی اصلاح ۱۴۳
صدقہ اور زکوٰۃ کو خالصتاً لوجہ اللہ ادا کیا جائے ۱۴۴
صدقہ چھپا کر دیا جائے ۱۴۶
بلند ہمتی اور عالی خیالی ۱۴۷
فقراء اور مساکین کی اخلاقی اصلاح ۱۴۰

روزہ ۱۵۲

روزہ کا مفہوم ..... //
روزہ کی ابتدائی تاریخ ..... //
روزہ کی مذہبی تاریخ ۱۵۳
روزہ کی حقیقت ۱۵۵
رمضان کی حقیقت ۱۵۶
فرضیت صیام کا مناسب موقع ۲ھ ۱۵۸
ایام روزہ کی تحدید ..... //
ایک نکتہ ۱۶۱
روزہ پر اعتراض اور اس کا جواب ۱۶۴
روزہ میں اصلاحات ۱۶۵
روزہ کے مقاصد ۱۶۸
حامل قرآن کی پیروی ..... //
شکریہ ۱۶۹
تقویٰ ..... //

حج ۱۷۵

مکہ ..... //
بیت اللہ ۱۷۶
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی اور اس کے شرائط ۱۷۷
ملت ابراہیمی کی حقیقت قربانی ہے ۱۷۸
اسلام قربانی ہے ۱۷۹
یہ قربانی کہاں ہوئی؟ ۱۸۰
مکہ اور کعبہ ۱۸۱
حج، ابراہیمی یادگار ہے ۱۸۳
حج کی حقیقت ۱۸۶
حج کی اصلاحات ۱۸۸
حج کے ارکان ۱۹۲
احرام ..... //
طواف ۱۹۳
حجر اسود کا استلام ..... //
صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا ۱۹۴
وقوف عرفہ ..... //
قیام مزدلفہ ۱۹۵

makabaquddusia.com

منیٰ کا قیام ۱۹۵
قربانی ..... //
حلق راس ۱۹۶
رمی جمار ..... //
ان رسوم کی غایت ۱۹۷
حج کے آداب ۱۹۸
حج کی مصلحتیں اور حکمتیں ۱۹۹
مرکزیت ۲۰۰
رزق ثمرات ۲۰۳
قربانی کی اقتصادی حیثیت ۲۰۴
ابراہیمی دعا کی مقبولیت ..... //
تجارت ..... //
روحانیت ۲۰۵
تاریخیت ۲۰۶
خالص روحانیت ۲۰۷

جہاد ۲۱۱

لفظ جہاد کی تشریح ..... //
جہاد کی قسمیں ۲۱۳
جہاد بالعلم ۲۱۴
جہاد بالمال ۲۱۵
دائمی جہاد ۲۱۸

عباداتِ قلبی ۲۱۹

تقویٰ ۲۲۰
تقویٰ سارے اسلامی احکام کی غایت ہے ..... //
اہل تقویٰ تمام اخروی نعمتوں کے مستحق ہیں ۲۲۱
کامیابی اہل تقویٰ کے لیے ہے ۲۲۲
اہل تقویٰ اللہ کے محبوب ہیں ..... //
معیت الٰہی سے سرفراز ہیں ۲۲۳
قبولیت اہل تقویٰ ہی کو حاصل ہے ..... //
تقویٰ والے کون ہیں؟ ..... //
تقویٰ کی حقیقت کیا ہے ۲۲۴
اسلام میں برتری کا معیار ۲۲۶

اخلاص ۲۲۷

اخلاص کا مفہوم اور تشریح ..... //

توکل ۲۳۱

توکل کے غلط معنی ..... //
توکل کے حقیقی معنی اور قرآنی تشریح ..... //

صبر ۲۳۹

صبر کے لغوی معنی ..... //
وقت مناسب کا انتظار کرنا ۲۴۰
بے قرار نہ ہونا ۲۴۱
مشکلات کو خاطر میں نہ لانا ..... //
درگذر کرنا ۲۴۲
ثابت قدمی ۲۴۳
ضبط نفس ۲۴۷
ہر طرح کی تکلیف اٹھا کر فرض کو ہمیشہ ادا کرنا ..... //
صبر کے فضائل اور انعامات ۲۴۹
فتح مشکلات کی کنجی صبر اور دعا ۲۵۰

شکر ۲۵۲

شکر کی تعریف ..... //
لفظ کفر کی تشریح ..... //
شکر اصل ایمان ہے ..... //
خاتمہ ۲۶۰

☆☆☆

maktabahdinislam.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَالسَّلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○

دیباچہ

سیرۃ النبی ﷺ کی چوتھی جلد ربیع الاول ۱۳۵۱ھ میں شائع ہوئی تھی' آج تین سال کے بعد اس کی پانچویں جلد آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے ایک گناہ گار بندہ سے اپنے دین کا ایک کام لے رہا ہے اور اپنے بندوں کے دلوں کو اس کے حسن قبول کے لیے کھول دیا ہے۔

موضوع:

اس جلد کا موضوع عبادت ہے اس میں عبادت کی وہ حقیقت اور اسلام میں اس کے وہ اقسام وانواع اور ان میں سے ہر ایک کی وہ مصلحت وحکمت اور اس باب میں گذشتہ مذہب کے اسباق کی وہ تکمیل جو ذات پاک محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئی' ایک خطا کار قلم نے لکھی اور بیان کی ہے' اپنی کوشش تو یہی رہی ہے کہ قدم اس راستہ سے نہ ہٹے جو صراط مستقیم ہے اور وہ سررشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹے جو ہر مسلمان کا عروۃ الوثقیٰ ہے۔ تاہم وہی کہتا ہوں جو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور اکابر نے (خدا ان سے راضی ہو) فرمایا کہ ''جو بات کہی گئی ہے اگر صحیح ہے تو خدا کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو نفس خطا کار کا قصور ہے۔

ان جلدوں کا سیرت سے تعلق:

ہر چند کہ اس کتاب کے ضمن میں یہ بات کئی دفعہ دہرائی گئی ہے کہ اس سلسلہ کا تعلق صرف مغازی اور سیر کے واقعات سے نہیں جن کو عام طور سے سیرت کہتے ہیں بلکہ اسلام کے پیغام اور اسلام کے پیغام لانے والے دونوں سے یکساں ہے۔ صاف لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ اس سلسلہ کا مقصد ان دو سوالوں کا جواب ہے' اسلام کا پیغمبر کون تھا؟ اور وہ کیا لایا تھا؟ سیرت کی شروع کی تین جلدیں پہلے سوال کا جواب تھیں اور باقی جلدیں دوسرے سوال کا جواب ہیں۔

اس سلسلہ کی ترتیب اور تکمیل میں میں نے امکان بھر اس خاکہ کی پیروی کی ہے جس کا خیال حضرۃ الاستاد علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کو تھا' ان زبانی بیانوں اور تلقینوں کے علاوہ جو اپنی مجلس کی گفتگو میں فرمایا کرتے تھے وہ خود اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں۔:

''چاہتا ہوں کہ ہر قسم کے مباحث سیرت میں آجائیں یعنی تمام مہمات مسائل پر ریویو' قرآن مجید پر پوری نظر' غرض سیرت نہ ہو بلکہ انسائیکلو پیڈیا اور نام بھی دائرۃ المعارف النبویہ موزوں ہوگا گو لمبا ہے اور ابھی میں نے فیصلہ نہیں کیا۔''

(بنام مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی ص ۱۰۴)

سیرۃ جلد اول کے مقدمہ میں انہوں نے ان حصوں کا عنوان ''منصب نبوت'' رکھا تھا اور لکھا تھا:

''دوسرا حصہ منصب نبوت کے متعلق ہے' نبوت کا فرض تعلیم عقائد' اور امر و نہی' اصلاح اعمال اور اخلاق ہے اس بنا پر منصب نبوت کے کاموں کی تفصیل اس حصہ میں کی گئی ہے اس حصہ میں فرائض خمسہ اور تمام اوامر و نواہی کی ابتداء اور تدریجی تغیرات کی مفصل تاریخ اور ان کے مصالح اور حکم اور دیگر مذاہب سے ان کا مقابلہ اور موازنہ ہے' اسی حصہ میں نہایت تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ عرب کے عقائد اور اخلاق و عادات پہلے کیا تھے اور ان میں کیا کیا اصلاحیں عمل میں آئیں' نیز یہ کہ تمام عالم کی اصلاح کے لیے اسلام نے کیا قانون مرتب کیا اور کیونکر وہ تمام عالم کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔'' (جلد اول طبع اول ص ۴۷ و طبع دوم ص ۹۷)

گذشتہ چوتھی جلد یہ پانچویں جلد اور آئندہ دو جلدیں درحقیقت اسی منصب نبوت کے مباحث کی تفصیل و تشریح ہیں منصب نبوت' عرب کی گذشتہ حالت اور تعلیم عقائد چوتھی جلد کا موضوع تھی اور فرائض خمسہ ان کی مصلحتیں اور حکمتیں اس جلد کا عنوان ہیں' اخلاق و معاشرت کے نکات کے لئے چھٹی جلد اور بقیہ اوامر و نواہی کے لئے جو معاملات سے متعلق ہیں' ساتویں جلد ہوگی' ان میں سے ہر موضوع کی تفصیل و تشریح میں مصنف اول کے ایماء کے مطابق قرآن مجید پر پوری نظر رکھی جاتی ہے۔ ان کی تدریجی تاریخ پیش نظر رہتی ہے' ان کی مصلحتوں اور حکمتوں سے پردہ اٹھایا جاتا ہے' دوسرے مذہبوں سے مناظرانہ پہلو کو بچا بچا کر مقابلہ اور موازنہ کیا جاتا ہے اور ہر ایک بحث کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ اسلام نے اس باب میں کیا تعلیم پیش کی ہے اور وہ کیونکر تمام عالم کی اصلاح کے لیے کافی ہے۔

درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاذ ''مرا'' گفت ہماں می گویم

حسن قبول:

اللہ پاک کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اس سلسلہ کو حسن قبول کی سند عطا فرمائی۔

قبولِ خاطر دلہا خدا داد است می دانم

اس کتاب کی پہلی ہی جلد شائع ہوئی تھی کہ ایک مقدس بزرگ نے جن کے ساتھ مجھے پوری عقیدت تھی اور جن کی زبان سے استحقاق کے باوجود کبھی مدعیانہ فقرہ نہیں نکلا' مجھ سے فرمایا ''یہ کتاب وہاں قبول ہوگی۔'' ان کے اس ارشاد کی تصدیق زمانہ کے واقعات سے ہوگئی۔ علاوہ اس کے کہ اس کی ہر جلد کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے' ہندوستان اور بیرون ہندوستان کے مسلمانوں میں اس کے ساتھ خاص شیفتگی اور عقیدت پیدا ہوگئی' ترکی میں اس کی تین جلدوں کا ترجمہ قسطنطنیہ سے شائع ہوا۔ فارسی میں اس کی چند جلدیں کابل میں ترجمہ کی گئیں' اور اب تک منتظر طبع ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عربی میں مکہ معظمہ میں اس کے ترجمہ کا خیال پیدا ہوا ہے۔

اس کی قبولیت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کی پہلی اشاعت کے وقت سے لے کر آج تک اس زبان میں جس میں اس موضوع پر کوئی قابل توجہ کتاب نہ تھی' چھوٹی بڑی سینکڑوں کتابیں نئے نئے دعووں کے ساتھ اس کو سامنے رکھ رکھ کر لوگ لکھ رہے ہیں اور سیرت کا ایک عظیم الشان ذخیرہ ہماری زبان میں بحمداللہ پیدا ہوگیا ہے اور اس کی تعلیم و مطالعہ اور اشاعت کی طرف مسلمانوں کا عام رجحان ہوگیا ہے۔

امرائے اسلام کی امداد:

اس کتاب کے حسن قبول کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ مصنف مرحوم نے اس کی تصنیف کا خاکہ جونہی شائع کیا اس کی خدمت کے لیے لبیک کی سب سے پہلی آواز اس محترمہ کی زبان سے نکلی' جس کا ہر تار نفس محبت رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ تھا یعنی ملت محمدی

ﷺ کی خادمہ اور امت محمدی ﷺ کی مخدومہ تاج الہند نواب سلطان جہاں بیگم سابق فرمان روائے کشور بھوپال (خدا ان پر اپنی رحمتوں کے پھول برسائے) نومبر ۱۹۱۴ء میں مصنف کی وفات پر خیال گزرا کہ شاید یہ توجہ ہمایونی باقی نہ رہے مگر فرمایا کہ یہ کام اس مصنف کے لیے نہ تھا جو مر چکا بلکہ اس خدا کے لیے تھا جس کو موت نہیں' اس لیے اپنی شاہانہ ماہوار امداد جاری رکھی' مصنف نے سیرت کی تصنیف کے متعلق ایک قطعہ لکھا تھا:

مصارف کی طرف سے مطمئن ہوں میں بہر صورت
کہ ابر فیض سلطان جہاں بیگم زرافشاں ہے
رہی تالیف و تنقید روایت ہائے تاریخی
تو اس کے واسطے حاضر میرا دل ہے میری جاں ہے
غرض دو ہاتھ ہیں اس کام کے انجام میں شامل
کہ جن میں اک فقیر بے نوا ہے' ایک سلطاں ہے

جب اس فقیر بے نوا کی وفات ہوئی تو سرکار عالیہ نے بڑے درد سے فرمایا تھا کہ ''فقیر بے نوا تو چل بسا' اب سلطان کی باری ہے'' آخر یہ سلطان بھی چل بسی اور تالیف وتنقید روایت کے ساتھ ساتھ ''زرافشانی'' کے کام کی ناتمامی کا خطرہ بھی پیدا ہو گیا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ فردوس مکانی نے اپنا سچا جانشین یادگار چھوڑا' وہ تاج وتخت ایک ایسے جواں بخت کے سپرد کر گئیں جس نے فرائض حکومت کی گرانباری کے ساتھ ساتھ ان کے ناتمام کارناموں کی تکمیل کا بوجھ بھی اٹھایا اور سیرت النبی ﷺ کی تالیف کی امداد میں وہی توجہ مبذول رکھی' سکندر صولت افتخار الملک حضور نواب حاجی حمید اللہ خان بہادر فرمان روائے بھوپال کی عمر و دولت و اقبال میں اللہ تبارک وتعالیٰ شانہ برکت عطا فرمائے کہ ان کے زیر سایہ امت وملت کی سینکڑوں آرزوئیں پرورش پا رہی ہیں۔ خلد اللہ ملکہ۔

۱۹۱۸ء (۱۳۳۶ھ) میں سیرت کی پہلی جلد جب چھپ کر شائع ہوئی تو جامع نے اس کا ایک نسخہ اعلیٰ حضرت آصف جاہ سابع مظفر الملک والممالک نظام الدولہ نظام الملک سلطان دکن خلد اللہ ملکہ کی پیش گاہ خسروی میں پیش کیا۔ حضور ممدوح کو اپنے مولیٰ وآقا حضرت سرور کائنات' فخر موجودات سید المرسلین' محبوب رب العلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الوف التحیات والصلوٰت کی ذات قدسی آیات سے والہانہ عقیدت ہے' سیرت کی پہلی جلد پڑھ کر بہت مسرور ومحظوظ ہوئے اور دوسری جلدوں کے چھپ جانے کی غرض سے دو دو برس کے لیے تین دفعہ اور تین برس کے لیے ایک دفعہ دو سو ماہوار جاری فرمائے جن سے پچھلے برسوں میں جب ملک کی اقتصادی حالت نے ہم کو خطرہ میں پھنسا دیا تھا' بے حد مدد ملی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں التجا ہے کہ وہ باقی جلدوں کی جلد تکمیل کی توفیق عطا فرمائے' عمر کا رہوار زندگی کی پچاس سے زیادہ منزلیں طے کر چکا' جو کچھ باقی ہے دعا ہے کہ وہ بھی اسی سفر میں گزر جائے اور آخر میں خوش قسمت سعدی کی طرح ہمیں بھی یہ کہنے کا موقع ملے۔

منزل تمام گشت و بپایاں رسید عمر — ماہم چناں در اول وصف تو ماندہ ایم

مؤلف ☆ سید سلیمان ندوی
شبلی منزل' اعظم گڑھ ۲۳ رجب ۱۳۵۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمل صالح

﴿ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ (العصر : ۲)

''جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے''۔

محمد رسول اللہ ﷺ جس تعلیم کو لے کر آئے اس کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ انسان کی نجات دو چیزوں پر موقوف ہے ایک ایمان اور دوسری عمل صالح کتاب سیرت النبی ﷺ کی گذشتہ چوتھی جلد ایمان کی شرح وتوضیح میں تھی' اب یہ پیش نظر حصہ عمل صالح کی تشریح وبیان میں ہے' ایمان بنیادی اصولوں پر یقین کامل رکھنے کا نام ہے' اور عمل صالح ان اصولوں کے مطابق عمل کا' کسی بات کا تنہا علم ویقین کامیابی کے لیے کافی نہیں جب تک اس علم ویقین کے مطابق عمل بھی نہ ہو۔

اسلام نے انسان کی نجات اور فلاح کو انہی دو چیزوں یعنی ایمان وعمل صالح پر مبنی قرار دیا ہے لیکن افسوس ہے کہ عوام میں ایمان کو جو اہمیت حاصل ہے وہ عمل صالح کو نہیں۔ حالانکہ یہ دونوں لازم وملزوم کی حیثیت سے عملاً یکساں اہمیت رکھتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ایمان بنیاد ہے اور عمل صالح اس پر قائم شدہ دیوار یا ستون' جس طرح کوئی عمارت بنیاد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی' اسی طرح وہ دیوار یا ستون کے بغیر بھی کھڑی نہیں ہوسکتی۔

ان دونوں کی بہترین مثال اقلیدس کے اصول اور اشکال کی ہے۔ ایمان کی حیثیت اصول موضوعہ اور اصول متعارفہ کی ہے جن کو صحیح مانے بغیر اقلیدس کی شکلوں کا اصول محال ہے لیکن اگر صرف اصول موضوعہ اور اصول متعارفہ کو تسلیم کرلیا جائے اور ان کے مطابق شکلوں کا عمل نہ کیا جائے تو فن تعمیر و ہندسہ اور مساحت و پیمائش میں اقلیدس کا فن ایک ذرہ کارآمد نہیں ہوسکتا اور نہ اس سے انسان کو وہ فائدے حاصل ہوسکتے ہیں جو اس فن سے اصل مقصود ہیں۔

عوام کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ اس بارہ میں قرآن پاک کی تعلیم کو تفصیلاً پیش کیا جائے۔ قرآن پاک نے انسان کی فلاح وکامیابی کے ذریعہ کو بیسیوں آیتوں میں بیان کیا ہے مگر ہر جگہ بلا استثناء ایمان اور عمل صالح دونوں پر اس کو مبنی قرار دیا ہے اور ہر جگہ ایمان کو پہلی اور عمل صالح کو دوسری مگر ضروری حیثیت دی ہے۔ فرمایا:

﴿ وَ الْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ (العصر : ۱-۳)

''زمانہ (مع اپنی پوری انسانی تاریخ کے) گواہ ہے کہ انسان گھاٹے میں ہے لیکن وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔''

زمانہ کی پوری انسانی تاریخ اس حقیقت پر شاہد عدل ہے کہ انہیں افراد اور قوموں پر فوز وفلاح اور کامیابی کے دروازے کھلے ہیں۔ جنہیں ربانی حقائق کا یقین تھا اور اس یقین کے مطابق ان کے عمل بھی نیک ہوتے رہے۔ ایک دوسری آیت میں فرمایا:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ (والتین : ٤-٦)

''بے شک ہم نے انسان کو بہترین حالت (درستی) میں پیدا کیا پھر اس کو سب سے نیچوں کے نیچے لوٹا دیا' لیکن جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کے لیے ناختم ہونے والی مزدوری ہے۔''

ان آیات میں میں انسانی فطرت کی بہترین صلاحیت کو' پھر خود انسانوں کے ہاتھوں سے اس کی بدترین منزل تک پہنچ جانے کو بیان کیا گیا ہے لیکن اس بدترین منزل کی پستی سے کون لوگ بچائے جاتے ہیں' وہ جن میں ایمان کی رفعت اور عمل صالح کی بلندی ہے یہود سے جن کو یہ دعویٰ تھا کہ بہشت انہیں کے ٹھیکہ میں ہے' یہ فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ﴾ (بقرہ : ٨٢)

''اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے' وہی جنت والے ہیں۔''

یعنی جنت کا حصول نسل اور قومیت پر موقوف نہیں بلکہ ایمان اور عمل صالح پر ہے۔ جو شخص جنت کی یہ قیمت ادا کرے گا وہ اسی کی ملکیت ہے۔ فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئُوْنَ وَ النَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (مائدہ : ٦٩)

''بے شک جو مسلمان ہیں اور جو یہود ہیں اور صابئین اور نصاریٰ' جو کوئی اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے نہ تو ان پر ڈر ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔''

اس آیت کا منشا بھی یہی ہے کہ فلاح ونجات کا حصول کسی نسل یا قومیت پر موقوف نہیں' اور نہ کسی مذہب وملت کی طرف رسمی نسبت پر ہے بلکہ احکام الٰہی پر یقین لانے اور ان کے مطابق عمل کرنے پر ہے۔ عدم ایمان اور بدکاری کا نتیجہ دنیا اور آخرت کی تباہی اور ایمان اور نکوکاری کا نتیجہ دین ودنیا کی بہتری' اللہ تعالیٰ کا وہ طبعی قانون ہے جس میں نہ کبھی بال برابر فرق ہوا اور نہ ہوگا۔ چنانچہ ذوالقرنین کی زبانی یہ فرمایا:

﴿قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ○ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰی﴾ (کہف : ٨٧ - ٨٨)

''اس نے کہا جو کوئی گناہ کا کام کرے گا تو ہم اس کو (دنیا میں) سزا دیں گے پھر وہ اپنے رب کے پاس لوٹ کر جائے گا تو اس کو بری طرح سزا دے گا اور جو کوئی ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو اس کے لیے بھلائی کا بدلہ ہے۔''

﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ وَ اِنَّا لَهٗ كَاتِبُوْنَ﴾ (انبیاء : ٩٤)

''تو جو کوئی نیک عمل کرے اور مومن بھی ہو تو اس کی کوشش اکارت نہ ہوگی اور ہم اس کے (نیک عمل کو) لکھتے جاتے ہیں۔''

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا﴾ (مریم : ٥٩-٦٠)

اَسْلِمُوْا وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ﴾ (الحج : ٣٤)

''ہم نے ہر قوم کے لیے قربانی مقرر کی تا کہ وہ ان جانوروں پر خدا کے نام کی یاد کریں جو ہم نے ان کو روزی کی' تو تمہارا خدا ایک خدا ہے' اسی کے آگے سر جھکاؤ اور عاجزی کرنے والے بندوں کو خوش خبری سنا دے۔''

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (الحج : ٣٦)

''اور قربانی کے جانوروں کو خدا کی نشانیاں بنایا ہے تمہارے لیے ان میں بہت فائدے ہیں' ان کو قطار میں کھڑا کر کے تم ان پر خدا کا نام لو' تو جب وہ پہلو کے بل جھکیں (یعنی ذبح ہو چکیں) تو ان میں سے کچھ خود کھاؤ اور باقی قناعت پسند فقیروں اور محتاجوں کو کھلا دو' اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے کام میں لگایا ہے کہ خدا کا شکر ادا کرو۔''

یہی وجہ ہے کہ خدا کے نام کے سوا کسی اور کے نام پر اگر جانور کو ذبح کیا جائے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں یہ فعل شرک اور ایسے جانور کا گوشت کھانا حرام ہے ﴿وَ مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ عرب میں دستور تھا کہ خاص رجب کے مہینہ میں قربانی کرتے تھے' اسلام کے بعد لوگوں نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا ''خدا کے نام سے جس مہینہ میں چاہو ذبح کرو' نیک کام خدا کے لیے کرو اور غریبوں کو کھلاؤ۔'' ❶

غرض قربانی کی یہی دو حقیقتیں ہیں' صرف خون بہانے کے لیے خون بہانا قربانی کی حقیقت نہیں اور نہ یہ خون بہانا مشرکوں' دیبیوں اور دیوتاؤں کی طرح اسلام کے خدا کو خوش آتا ہے۔

مشرکانہ قربانیوں کی ممانعت:

اسی لیے وہ تمام مشرکانہ قربانیاں جو عرب میں جاری تھیں۔ بند کر دی گئیں' عرب میں جانوروں کے قربانی کرنے اور ان کو بتوں پر چڑھانے کے مختلف طریقے تھے' اونٹنی کا پہلا بچہ جو پیدا ہوتا تھا بتوں کے نام پر عموماً اس کی قربانی کر دیتے تھے اور اس کی کھال کو درخت پر لٹکا دیتے تھے۔ اس قسم کے بچے کو فرع کہتے تھے' رجب کے پہلے عشرہ میں ایک قسم کی قربانی کی جاتی تھی جس کا نام عتیرہ تھا' اسلام نے ان دونوں قربانیوں کو ناجائز قرار دیا اور رجب کی تخصیص باطل کر دی۔

((قَالَ لَا فَرْعٌ وَّ لَا عَتِيْرَةٌ)). ❷

''آپ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ جائز نہیں ہے۔''

بتوں کے نام پر مختلف ناموں سے زندہ جانور چھوڑے جاتے تھے اور ان کو کوئی شخص کسی دوسرے کام میں استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس کے متعلق خاص طور پر ایک آیت نازل ہوئی:

﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ﴾ (المائدہ : ١٠٣)

''نہ تو خدا نے بحیرہ' نہ سائبہ' نہ وصیلہ اور نہ حام بنایا۔''

---

❶ ابوداؤد باب فی العتیرۃ جلد دوم ص ۵۔ ❷ ابوداؤد کتاب الاضاحی ج ۲ ص ۵۔